

باندھیا جاتا ہے یعنی شعراء مضامین میں اسے بے سرو پاٹی کے باوجود بانڈھے چلے جاتے ہیں۔ پھر مستی کی قید سے رہائی پانے کی کیا صورت ہے ؟  
**۵۔ لغات۔ واشدہ گل : پھول کا کھلنا۔**

**شرح :** پھول رنگ کے نشے میں بدمست ہو کر کھل جاتا ہے۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ بدمستوں کی قباؤں کے بند کب باندھے جاتے ہیں ؟ مطلب یہ کہ جب پھول نشے کے رنگ میں مست ہو گیا تو اس کی قبا کے بند کھل گئے، گویا وہ کھل گیا۔

پھول کو رنگ کی شراب فطرت نے پلا کر مست کر دیا۔ اس قسم کی موزوں شراب فطرت نے ہر وجود کے لیے مہیا کر رکھی ہے۔ جب یہ شراب رنگ دکھاتی ہے تو ہر وجود کے دل کا غنچہ بستہ پھول کی طرح کھل جاتا ہے۔

**۶۔ شرح :** اس شعر کے دو مفہوم بالکل واضح ہیں۔ اول یہ کہ نالے کو رسا کہنا اور ظاہر کرنا بالکل غلط ہے۔ دوسرا اور گہرا مطلب یہ کہ اگر نالہ رسا ہوتا تو باندھنے میں کیونکر آتا ؟ اس کا باندھا جانا ہی اس امر کی دلیل ہے کہ وہ رسا نہیں۔ یعنی مضمون شعر کی غلطی بالکل ظاہر ہے۔ بندھ جانے ہی سے اس کی رسائی کا بطلان ہوتا ہے۔

**۷۔ لغات : داماندگیاں : داماندگی کی جمع۔ تھکاوٹ، تکان، بیچارگی، لاچاری۔**

**شرح :** جو لوگ اپنے آپ کو اہل تدبیر یعنی عقل و دانش اور چارہ گر سمجھتے ہیں، ان کی بیچارگیوں، اور لاچار یوں پر نظر ڈالیے کہ کسی کے پاؤں میں چھالے پڑ جائیں تو ان پر منہدی لگاتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ چھالے تو بذاتِ خود چلنے میں مانع ہوتے ہیں اور ان پر منہدی لگا دی جائے تو چلنا اور بھی دو بھر ہو جائے گا۔ یہ تدبیر اور چارہ گری تو نہ ہوئی، بلکہ لاچار کو اور لاچار بنا دیا۔